ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان — رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

خطبہ نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۰۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ حضور کل تشریف لائیں گے۔ اور جمعہ قادیان میں پڑھائیں گے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال کی وجہ سے بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملک محمد عبد اللہ صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر علاقہ بہاول پور سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اعظم صاحب کو سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اطاعتِ امام کا کامل نمونہ دکھاؤ

۱۔ "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

۲۔ "خدا نے اس قدر نشان تمہارے لئے جمع کر دیئے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہو۔ تو کوئی وہم اور خیال اس قسم کا پیدا نہیں ہو سکتا جس سے اعتراض کا رنگ پایا جائے۔ اور اگر اس قدر نشان دیکھتے ہوئے بھی کوئی اعتراض کرتا اور علیحدہ ہوتا ہو تو وہ بے شک نکل جائے۔ اور علیحدہ ہو جائے۔ اس کی خدا کو کیا پرواہ ہے۔ وہ کہیں جگہ نہیں پا سکتا۔"

۳۔ "وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے۔ کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔"

۴۔ "یہ ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا۔ کہ ایمان بھی ہو۔ اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔"

۵۔ "شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے۔ جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے۔ اور اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے۔ کہ کیا سچا ہے یا نہیں۔ بعض امور بے شک سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔"

۶۔ "تم بہت سے نشانات دیکھ چکے ہو۔ اور حروف تہجی کے حروف پر ایک نقشہ تیار کیا جائے۔ تو کوئی حرف باقی نہ رہے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مولوی محمد علی صاحب کی ایک مریدنی کی طرف سے قتل کی دھمکی

ان دنوں خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے خلاف مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے ترکش کے جن تیروں کی بے تحاشا بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ ان میں "پیغامی اکابر کو قتل کی دھمکی" کا مزید اضافہ کر لیا ہے۔ اور چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ایک ایسی تحریر پر جسے کسی صورت میں بھی مصدقہ نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ غیر مبائعین کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ وہ چٹھی کسی مخلص احمدی سے ان کو ملی ہے۔ اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ دھمکی آمیز چٹھیاں آئے دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہنچتی رہتی ہیں۔ مگر حضور نے کبھی ان کو کوئی وقعت نہیں دی۔ اور زیادہ سے زیادہ حکام کو اطلاع دے دی جاتی ہے۔

انہی دنوں ایک عورت نے مولوی محمد علی صاحب کو "حضرت قبلہ امیر صاحب" سمجھتی ہے۔ امرتسر سے ایک چٹھی بھیجی ہے۔ جس میں اس خط کا ذکر کرتے ہوئے جس نے مولوی محمد علی صاحب کو سخت اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ لکھا ہے۔ "ہمارے حضرت قبلہ امیر صاحب پر عورتیں بھی اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں" پھر کہا ہے "ایک نقاب پوش عورت تم کو قتل کرے گی۔" آخر میں یہاں تک کہہ دیا ہے۔ "یہ خط لکھنے والی ہی خلیفہ کی قاتل ہوگی۔"

ان حالات میں جبکہ مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک غیر ثابت شدہ خط کی بنا پر ہنگامہ بپا کر رکھا ہے۔ ریزولیوشنز اور قرار دادیں پاس کرائی جا رہی ہیں۔ اور عجیب بے ہنگم اعلانات اور رکیک الزامات کے ذریعہ نفرت و حقارت کا طوفان برپا کیا ہوا ہے۔ کوئی عجب نہیں کہ ان کے معتقدین میں سے یا ان کے رشتہ داروں میں سے کسی سر پھری عورت نے یہ خط لکھا ہو۔ اور وہ اس کے لئے مقدور بھر جدوجہد بھی کرے۔ لیکن باوجود اس کے ہم وہ طریق عمل اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ جو مولوی صاحب نے اختیار کیا ہے۔ اور ہم فقط حکام کو اس کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں۔

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ میں انتقال کی درخواست

بٹالہ ۳ ستمبر ۱۹۳۷ء۔ پولیس کی طرف سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پر زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر ہے۔ اس کی آج سماعت کی تاریخ تھی۔ لیکن چونکہ ان کی طرف سے انتقال مقدمہ کی درخواست دی گئی۔ اس لئے بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ ۱۳ ستمبر پر ملتوی ہو گیا۔ مصری پارٹی م ۳ پر جو مقدمہ اسی دفعہ کے ماتحت [illegible] ہے۔ اس کی سماعت کے لئے ۳ تاریخ مقرر تھی۔ مگر اس التواء کی وجہ سے وہ بھی ملتوی ہو گیا۔

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ متعدد بار اس امر کی طرف منعطف کرائی گئی ہے۔ کہ اس امر کی جماعت میں پورے طور پر اشاعت کی جائے کہ دوست بلا اجازت مرکز ہجرت کر کے دارالامان میں نہ آئیں۔ بذریعہ اعلان ہذا پھر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس امر میں خاص توجہ دیں۔ اس بارہ میں آئندہ سختی سے نگرانی کی جائے گی۔ اگر بلا اجازت ہجرت کر کے آنے والے کسی دوست کو اسے واپس چلے جانے کی ہدایت کرنے کی وجہ سے ابتلا آیا۔ تو اس کی ذمہ داری احکام ہجرت کی اشاعت میں غفلت سے کام لینے کی وجہ سے عہدیداران جماعت متعلقہ پر ہوگی۔ ناظر امور عامہ

حج بیت اللہ کرنے والے احمدی احباب

ہندوستان کے احمدی بھائیوں سے عموماً اور بنگال اور بہار کے احمدی بھائیوں سے خصوصاً التجا ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی بھائی امسال حج بیت اللہ کا عزم کر چکے ہوں۔ تو ازراہ کرم اپنے نام اور مکمل پتہ سے عاجز کو اطلاع دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خاکسار رشید الدین ہیڈ مولوی ضلع سکول نواکھالی۔ بنگال

تمغہ تاج پوشی

میرے والد خواجہ عبد القیوم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول فورٹ سنڈیمن کو بتقریب تاج پوشی تمغہ مع سند حسن کارکردگی عطا ہوا ہے۔ خاکسار سلیم احمد

پتہ مطلوب ہے

مسٹر محمد عارف صاحب بٹ نیروبی میں ملازم تھے۔ ان کا ایڈریس درکار ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے آگاہ فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین متصل کوتوالی پرانی ملتان شہر

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چچا چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر تعلیم جھنگ کے دو چھوٹے بچے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور میرے بڑے بھائی صاحب چودھری فضل الرحمٰن صاحب اسلم اور ان کی لڑکی کی بھی صحت اکثر خراب رہتی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نور الدین جہانگیر قادیان

(۲) محمد افضل صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار عبد الحمید راولپنڈی

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۸/۳۷ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نذیر احمد ولد نظام الدین ساکن ماہل پور کا نکاح بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر امۃ اللہ بنت اللہ دتا صاحب پنشنر سپاہی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے خاکسار رشید احمد ماہل پور ضلع ہوشیارپور

ولادت

(۱) خاکسار کے ہاں ۳ اگست کو دوسری لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الرشید نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار محمد سعید اللہ قادیان

(۲) ۲۲ مئی کو میرے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الحفیظ نام رکھا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور احمدیت کی خادمہ بنائے۔ خاکسار عمر علی ملتان

(۳) ۲۰ اگست خاکسار کے برادر مولوی سید مرید احمد صاحب کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ احباب مولودہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار بدر الدین از کلکتہ

دعائے مغفرت

(۱) سردار بہادر کپتان غلام محمد خانصاحب رئیس دولمیال کی اہلیہ صاحبہ ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے اچانک انتقال کر گئیں۔ مرحومہ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ [illegible] (۲) [illegible] ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

355

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

اگر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تمہاری ہر حرکت خلیفۂ وقت کے احکام کے تابع ہونی چاہیئے

خلیفۂ وقت کی اطاعت میں خدا کی اطاعت اور اس کی نافرمانی میں خدا کی نافرمانی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۷ اگست ۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
سب سے پہلے تو میں

ایک رپورٹ کے متعلق بعض باتیں

کہنا چاہتا ہوں۔ جو ایک دوست نے ایک باہر کے گاؤں سے لکھ کر بھیجی ہے۔ وُہ دوست بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اپنی بیماری کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے۔ اور بعض انتظامات کی خاطر قادیان آیا تھا۔ ایک مجلس میں مجھے باہر کے ایک مہمان کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوُا۔ جس کا نام تو میں نہیں جانتا۔ مگر غالباً وُہ ایم۔ اے تھے۔ وُہ دوست لکھتے ہیں۔ کہ موجودہ فتنہ کے متعلق ہماری

باہمی گفتگو

شروع ہوگئی۔ اور میں نے برسبیل تذکرہ یہ بات بیان کی۔ کہ ہمارے گاؤں میں بعض نوجوان ان اتہامات۔ اور الزامات کی وجہ سے جو آج کل بعض جماعت سے خارجین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ بہت اشتعال میں تھے لیکن میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے

خطبات اور نصائح

کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ ہمارے جوش اسی راہ پر چلنے چاہئیں جس پر چلنے کی خلیفۂ وقت کی طرف سے ہدایت ہو۔ اور ہماری قربانیاں اسی رنگ میں ہونی چاہئیں۔ جس رنگ میں امام کی طرف سے قربانی کے لئے ہمیں بلایا جائے۔ اس پر وُہ دوست جو

بیرونی مہمان

تھے۔ اور جن کا رپورٹ کرنے والے دوست کو نام معلوم نہیں۔ کہنے لگے۔ کہ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ خواہ مخواہ اُنکے جوشوں کو ٹھنڈا کرتے ؛

چونکہ جس شخص سے ان کی بات ہوئی ہے۔ اس کا نام وُہ نہیں جانتے۔ اور جس کا نام معلوم نہیں۔ اسے

پرائیویٹ طور پر نصیحت کرنا

ناممکن ہے۔ اور پھر چونکہ ممکن ہے کہ ایسے اور لوگ بھی ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس رپورٹ کے متعلق خطبہ میں بعض باتیں بیان کردوں ؛

میں نے متواتر جماعت کو بتایا ہے۔ کہ خلافت کی بنیاد محض اور محض اس بات پر ہے۔ کہ

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ

یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے۔ اور مومن اس ڈھال کے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے۔ مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔ اگر ہم اس مسئلہ کو ذرا بھی بھُلا دیں۔ اس کی قیود کو ڈھیلا کردیں۔ اور اس کی ذمہ واریوں کو نظر انداز کر دیں۔ تو جس غرض کے لئے خلافت قائم ہے۔ وُہ مفقود ہو جائے گی میں جانتا ہوں۔ کہ

انسانی فطرت کی کمزوریاں

کبھی کبھی اسے اپنے جوش اور غصہ میں اپنے فرائض سے غافل کر دیتی ہیں۔ پھر میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ کبھی انسان ایسے اشتعال میں آجاتا ہے۔ کہ وُہ یہ نہیں جانتا۔ کہ میں مُونہہ سے کیا کہہ رہا ہوں۔ مگر بہر حال یہ حالت اس کی کمزوری کی ہوتی ہے نیکی کی نہیں۔ اور

مومن کا کام

یہ ہے۔ کہ کمزوری کی حالت کو مستقل نہ ہونے دے۔ اور جہاں تک ہوسکے۔ اسے عارضی بنائے۔ بلکہ بالکل دُور کردے۔ اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے۔ کہ ہمارے لئے کسی

آزاد تدبیر

اور مظاہرہ کی ضرورت ہے۔ تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے۔ کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے۔ اس کے پیچھے اٹھاتا ہے۔ اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے۔ اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے

کامیابی اور فتح یقینی ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اسی نکتہ کو واضح کرنے کے لئے فرماتا ہے۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی جو خلفاء اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارا وعدہ یہ ہے کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ یعنی ان کے طریق کو جو ہم ان کے لئے خود چنیں گے۔ دنیا میں قائم کریں گے۔ دین کے معنی صرف مذہب کے ہی نہیں۔ گو مذہب بھی اس میں شامل ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو انبیاء کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے۔ خلفاء کے ذریعہ

سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں

ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔ اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اور ایسی راہیں بتاتے ہیں۔ جن پر چلکر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مسلمانوں کا دین ہوگا۔ ہم اسے مضبوط کریں گے بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ جو

خلفاء کا دین

ہوگا اسے مضبوط کریں گے۔ جس پالیسی کو خلفاء پیش کریں گے۔ ہم اسے ہی کامیاب بنائیں گے۔ اور جو پالیسی ان کے خلاف ہوگی۔ اسے ناکام کریںگے پس اگر کوئی سیاسی اور مومن کوئی اور طریق اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم اُسے ناکام کریں گے اب اس پر غور کرو۔ ایک شخص یا دس بیس یا ہزار دو ہزار یا دس بیس ہزار لوگ خلیفہ سے کوئی

الگ پالیسی

رکھتے ہیں۔ یا اپنی اپنی الگ پالیسیاں رکھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ نے تو بتایا کہ وُہ فرما چکا ہے صرف خلیفہ کی پالیسی کو ہی کامیاب کرنا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اگر جماعت ایک لاکھ کی ہے۔ تو اس میں سے اتنے ہزار کی کوششیں رائگاں جائیں گی۔ اگر ایک ہزار کی کوششیں اللہ تعالےٰ رد کر رہا ہے۔ تو گویا ۹۹ ہزار۔ یا اگر دس ہزار کی رد ہو رہی ہیں تو نوے ہزار۔ اگر بیس ہزار کی رد ہو رہی ہیں تو اسی ہزار اگر پچاس ہزار کی رد ہو رہی ہیں۔ تو صرف پچاس ہزار لوگوں کی کوششیں کامیابی کے رستہ پر ہو رہی ہونگی اور اس طرح جس نسبت کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے فتوحات آنی ہیں۔ وُہ اسی نسبت سے کم ہوتی جائنگی ایک لاکھ سپاہیوں کو جو کامیابی ہونی تھی۔ اتنی نہیں ہوگی۔ اور جتنی کوششیں رد ہو رہی ہوں گی۔ اتنی

کامیاب کوششوں میں کمی ہو جائیگی

اور اس طرح ایسے لوگ دین کی مدد کرنے والے نہیں ہوں گے۔ بلکہ اس میں رخنہ ڈالنے والے اور اُسے ضعیف اور کمزور کرنے والے ہوں گے۔

یہ تمام نقائص پیدا ہی تب ہوتے ہیں۔ جب

خدا تعالےٰ کے کلام پر یقین

نہ ہو۔ اور یہ خیال ہو۔ کہ اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مدد نہیں آئے گی۔ بلکہ ہم نے خود کام کرنا ہے۔ یا خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلنے سے کامیابی نہیں ہوگی۔ بلکہ کامیابی اس طریق پر چلنے سے ہوگی۔ جو ہم نے سوچا ہے۔ جس شخص نے جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سستیوں کو دور کر کے لوگوں کے اندر

اخلاص۔ تقوےٰ اور امنگ

پیدا کرے۔ لیکن اگر کچھ آدمی ایسے ہوں کہ جتنی امنگیں اور امیدیں اور جوش خلیفہ پیدا کرے۔ اس کا ایک حصہ وُہ ضائع کر دیں۔ تو ایسے لوگ بجائے اسلام کی ترقی کا موجب ہونے کے اس کے تنزل کا موجب ہوں گے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھ لو۔

صلح حُدیبیہ کی مثال

بالکل واضح ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رویا میں دیکھا کہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ چونکہ وہ حج کا وقت نہیں تھا۔ آپ نے عمرہ کی نیت کی۔ اور صحابہ رض کو بھی اطلاع دی۔ چلتے چلتے آپکی اونٹنی حدیبیہ کے مقام پر بیٹھ گئی۔ اور زور لگانے کے باوجود نہ اٹھی۔ آپ نے فرمایا کہ

اسے خدا تعالےٰ نے بٹھا دیا ہے

اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی مشیت یہی ہے کہ ہم آگے نہ جائیں۔ مسلمانوں کی آمد دیکھ کر کفار نے بھی اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا۔ کیونکہ وُہ یہ گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ کہ مسلمان طواف کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے آدمیوں کی انتظار میں تھے۔ کہ آئیں تو شائد کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ ان کی طرف سے مختلف نمائندے آئے۔ اور آخر کار صلح کا فیصلہ ہُوا۔

شرائط صلح میں سے ایک شرط

یہ بھی تھی۔ کہ مسلمان اس وقت واپس چلے جائیں۔ وُہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر اب انہوں نے طواف کر لیا۔ تو ہمارے پرسٹیج میں فرق آئے گا۔ اس لئے انہوں نے یہی شرط پیش کی۔ کہ اب کے واپس چلے جائیں۔ اور اگلے سال آکر طواف کریں۔

دُوسری شرط

یہ ہوئی۔ کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ جائے۔ تو آپ اُسے واپس کر دیں گے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ والوں کے پاس جانا چاہے تو اسے اس کی اجازت ہوگی بظاہر یہ شرطیں بڑی کمزوری کی شرطیں تھیں۔ اور پھر جس وقت آپ نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اسی وقت ایک مسلمان جس کے ہاتھوں اور پاؤں میں کڑیاں اور بیڑیاں پڑی تھیں۔ جس کا تمام جسم لہولہان تھا۔ نہایت تکلیف سے لڑھکتا اور گرتا پڑتا وہاں پہونچا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال دیکھئے میں مسلمان ہوں اور میرے رشتہ داروں نے اس طرح مجھے بیڑیاں پہنائی ہوئی ہیں۔ اور مجھے

شدید تکالیف پہونچا رہے ہیں

آج کفار لڑائی کے لئے تیار ہوئے تو میرا پہرہ ذرا کمزور ہُوا۔ اور میں موقعہ پا کر نکل بھاگا۔ اور اس حالت میں یہاں پہونچا ہوں۔ صحابہ رض کو اس کی حالت دیکھ کر اتنا جوش تھا کہ وہ آپے سے باہر ہو رہے تھے۔ لیکن اہل مکہ کی طرف سے جو شخص سفیر ہو کر آیا ہُوا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر کہا۔ کہ

ہمیں آپ سے غداری کی امید نہیں

آپ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم میں سے اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے تو اسے واپس کر دیں گے۔ اس لئے یہ شخص واپس کیا جائے۔ اس وقت ان ہزاروں آدمیوں کے سامنے جو اپنے گھروں سے جانیں دینے کے لئے نکلے تھے۔ ان کا ایک بھائی تھا۔ جو مہینوں سے قید تھا۔ جس کے ہاتھوں اور پاؤں سے

خون کے فوارے

356
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھوٹ رہے تھے۔ اور جس کا قصور فقط اتنا تھا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا تھا۔ اسے دیکھ کر صحابہؓ کی تلواریں میانوں سے باہر نکل رہی تھیں۔ اور وہ دلوں میں کہہ رہے تھے۔ کہ ہم سب یہیں ڈھیر ہو جائیں گے۔ مگر اسے واپس نہیں جانے دیں گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کہ

خدا کے رسول دھوکے نہیں کیا کرتے

ہم نے وعدہ کیا ہے۔ اور اب خواہ ہمارے دلوں کو کتنی تکلیف ہو۔ اسے پورا کریں گے۔ اور آپ نے کفار کے نمائندہ سے فرمایا۔ کہ اسے لے جاؤ۔ جب اس شخص نے دیکھا۔ کہ مجھے واپس کیا جا رہا ہے۔ تو اس نے پھر نہایت

مترحمانہ نگاہوں کے ساتھ

صحابہؓ کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ تم جانتے ہو۔ مجھے کس طرف دھکیلتے ہو۔ تم مجھے ظالم لوگوں کے قبضہ میں دے رہے ہو مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کسی کو تاب نہ تھی۔ کہ آنکھ اٹھا سکے۔ اس لئے خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔ لیکن صحابہ کو اس کا رنج اتنا تھا۔ اتنا تھا۔ کہ جب

صلح نامہ پر دستخط

ہو چکے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت یہی تھی۔ کہ اس سال ہمیں عمرہ کا موقعہ نصیب نہ ہو۔ جاؤ۔ اور اپنی قربانیوں کو ذبح کر دو۔ آپ نے یہ فرمایا۔ اور وہ صحابہؓ جو آپ کے ایک اشارے پر اٹھ کھڑے ہوتے اور نہایت بے تابی کے ساتھ

فرمانبرداری کا اعلےٰ نمونہ

دکھانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہ اٹھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ امہات المومنین میں سے ایک بی بی تھیں۔ آپؐ نے ان سے کہا۔ کہ آج میں نے وہ نظارہ دیکھا ہے۔ جو نبوت کے ایام میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے باہر جا کر صحابہؓ سے کہا۔ کہ

اپنی قربانیاں ذبح کر دو

مگر ان میں سے ایک بھی نہیں اٹھا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ آپؐ کسی سے بات ہی نہ کریں۔ آپ سیدھے جا کر اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر دیں یہ زجر زبان کی زجر سے بہت سخت تھی۔ اور یہ مشورہ نہایت اچھا تھا۔ چنانچہ آپؐ باہر آئے۔ نیزہ لیا۔ اور بغیر کسی کی مدد کے اپنے جانور ذبح کرنے شروع کر دیئے۔ جونہی صحابہؓ نے یہ دیکھا۔ معاً انہیں اپنی

غلطی کا احساس

ہوا۔ اور وہ دوڑے۔ بعض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد کے لئے اور بعض اپنی قربانیوں کی طرف۔ اور ان کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی۔ کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت کرنے کے لئے تلواروں کی نوکوں سے ایک دوسرے کو ہٹاتے تھے۔ لیکن گو انہوں نے یہ فرمانبرداری دکھائی۔ اور ان کا جوش بھی ٹھنڈا ہوا۔ مگر پوری طرح نہیں ہوا۔ حضرت عمرؓ جیسا مخلص انسان بھی اپنے جوش کو نہ دبا سکا۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں جا کر بیٹھ گئے۔ اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلعم۔ کیا آپؐ خدا کے رسول نہیں ہیں۔ کیا ہم خدا کی سچی جماعت نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلعم آپؐ کو ایک رؤیا ہوئی تھی۔ کہ ہم مکہ میں داخل ہو کر عمرہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ کہ یہ

ناکامی پھر کس بات کا نتیجہ ہے

ہم ایمان پر ہوتے ہوئے دب گئے۔ اور کفار کا پہلو بھاری رہا۔ اور ہم نے ایسی ایسی شرطیں منظور کر لیں۔ کہ اپنے ایک بھائی کو سخت مصیبت کی حالت میں دیکھا۔ مگر کچھ نہ کر سکے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ بے شک مجھے رؤیا ہوئی تھی۔ مگر کیا میں نے کہا تھا۔ کہ اس سال ہم عمرہ کریں گے میں نے صرف قیاس کیا تھا۔ اور اسی قیاس کی بناء پر آیا۔ اور تم کو معلوم ہے۔ کہ یہ بات شرائط میں ہے۔ کہ ہم اگلے سال عمرہ کریں گے۔ اور خواب پورا ہو گا۔ پھر اس میں ذلت کی کوئی بات نہیں۔ کہ جو مسلمان ہو اسے واپس کیا جائے۔ اور جو کافر ہو۔ اسے اپنے ہم مذہبوں کے پاس جانے دیا جائے جس مسلمان کو کفار پکڑ کر رکھیں گے۔ وہ تبلیغ ہی کرے گا۔ اور جو مسلمان مرتد ہو جائے۔ تم بتاؤ۔ ہم نے اسے رکھ کر کرنا ہی کیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔ ان کا جوش کم ہوا۔ مگر پوری طرح فرو نہیں ہوا۔ اور پھر وہ اس شخص کے پاس پہنچے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے صدیق کہا ہے۔ اور جس کی نبض

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبض کے تابع

چلتی تھی۔ اور کہا۔ ابو بکرؓ۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ کیا ہمارا دین سچا ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب نہیں دیکھا تھا۔ کہ ہم عمرہ کر رہے ہیں۔ پھر ہوا کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔ عمرؓ۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ ہم ضرور اسی سال عمرہ کریں گے۔ خواب صرف یہی ہے۔ کہ ہم عمرہ کریں گے سو ضرور کریں گے۔ تب حضرت عمرؓ کا دل صاف ہوا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ صداقت جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے نکلی۔ اسی طرح ابو بکر کی زبان سے بھی نکلی۔ تو صلح حدیبیہ

بڑا بھاری امتحان

تھا۔ بڑی آزمائش تھی۔ مگر صحابہؓ نے انتہائی اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ مومن کو بعض دفعہ ایسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ ہم انتہائی طور پر ذلیل کئے جا رہے ہیں۔ پہلوں سے بھی ایسا ہوا۔ اور ضروری ہے۔ کہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضرت موسٰے اور حضرت عیسٰے۔ غرضیکہ سب انبیاءؑ کی جماعتوں سے ایسا ہوا۔ حضرت عیسٰےؑ کی

صلیب کا واقعہ

کچھ کم نہیں۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام ہمیشہ یہ وعظ کیا کرتے تھے۔ کہ اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خریدو۔ مگر جب حکومت نے آپ کو پکڑا۔ تو پطرس جوش میں آیا۔ اور اس نے لڑنا چاہا۔ مگر حضرت عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا۔ پطرس جوش میں مت آ۔ اور خاموش رہ۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے۔ "پطرس نے تلوار جو اس کے پاس تھی۔ کھینچی۔ اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اس کا دہنا کان اڑا دیا۔ یسوع نے پطرس سے کہا۔ تلوار کو میان کر۔ جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا۔ کیا میں اسے نہ پیئوں گا" (یوحنا ۱۸/۱۱) حضرت موسٰے کے زمانہ میں بھی کئی واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ کہ ان کی قوم جوش میں لڑنا چاہتی۔ مگر وہ حکم دیتے۔ کہ ٹھہر جاؤ۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی تدبیر کے ماتحت کر دیں۔ مگر وہ مردہ نہیں ہوتے۔ ان کے اندر جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔ وہ قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مگر قربانی کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف دیکھتے ہیں۔ جب

خدا تعالےٰ کی طرف سے اذن

ہو۔ اور جس رنگ میں ہو۔ وہ اسی وقت اور اسی رنگ میں قربانی کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی فوقیت اور عظمت کی بڑی علامت فرمانبرداری اور اطاعت کا ایسا نمونہ ہی ہوتا ہے۔ جو دوسری قوموں میں نظر نہیں آتا۔ جو چیز دوسروں کی نگاہ میں ذلت ہو۔ وہ ان کی نگاہ میں عزت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو دوسروں کو عزت نظر آئے وُہ اسے ذلت سمجھتے ہیں۔ لوگ عزت اس میں سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے نفس کا غصہ نکال لیں۔ اور مومن اس میں کہ خدا تعالےٰ کا حکم پُورا ہو

نفس کا غصہ

بے شک نہ نکلے۔ جب کوئی شخص ایسا ہو جائے۔ تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ آسمان سے فرشتے نازل کرتا ہے۔ جو اس کی مدد کرتے ہیں اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے ؂

تم سوچو تو سہی کیا ہماری اتنی طاقت ہے۔ کہ ساری دنیا کو فتح کر سکیں۔ نہیں تو جو کامیابی ہوگی فرشتوں کے ذریعہ سے ہوگی۔ اور یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب مومن اپنے

نفسوں پر قابو

رکھیں۔ اور دل میں اس کے لئے بالکل تیار رہیں۔ کہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے گی۔ ہم اپنے نفسوں کو قربان کر دیں گے۔ مگر اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو قابو میں رکھیں اور کوئی بات ایسی نہ کریں جو خلاف شریعت اور خلاف آداب ہو۔ شریعت وُہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ اور

آداب وُہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں

پس ضرُوری ہے۔ کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام قائم کریں۔ اور دوسری طرف خلفاء کا ادب واحترام قائم کریں۔ اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے ؂

تمہارے دل پتھر کے ہوں گے اگر وُہ ان معجزات سے متاثر نہیں ہوتے جو خدا تعالےٰ نے گذشتہ پچاس سال میں جماعت کے لئے ظاہر کئے ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر وہ نشانات جمادات پر ظاہر ہوں۔ تو درختوں پر اور پتھروں پر اور لوہے پر اور لکڑی پر بھی ان کا اثر ضرور ہو۔ اور تم تو انسان ہو غور تو کرو تم نے کتنے نشان دیکھے ہیں اور کتنی وحیوں۔ کشوف۔ اور الہامات کو پُورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے خلفاء اور پھر اپنے نفسوں کے ذریعہ تم میں سے بہت ہی کم ہونگے جنہیں خدا تعالےٰ نے کبھی کوئی سچا خواب نہ دکھایا ہو۔ اور پھر وُہ پُورا نہ ہُوا ہو تم تو زمین پر

اللہ تعالےٰ کا چلتا پھرتا نشان

ہو۔ دنیا کو تم انسان نظر آتے ہو مگر خدا تعالےٰ کی نظر میں تم خدا کا ہاتھ ہو۔ جو دنیا کی طرف بڑھایا گیا۔ تم خدا تعالےٰ کا دنیا کی طرف ایک چیلنج ہو۔ جس طرح پرانے بادشاہ بکرے چھوڑ دیتے تھے۔ اور وُہ علامت ہوتے تھے اس بات کی کہ جو ان پر ہاتھ اٹھائیگا وُہ گویا بادشاہ کو چیلنج دے گا۔ اور پھر اس بکرے کے لئے ہزاروں لاکھوں انسان تہِ تیغ ہو جاتے تھے اسی طرح

تم خدا کے بکرے ہو

خدا تعالےٰ نے دنیا میں تم کو چھوڑا اور کہا ہے کہ یہ میری نشانیاں ہیں۔ جو ان پر ہاتھ اٹھائے گا وُہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے والا سمجھا جائے گا۔ پس تم کو خدا تعالےٰ نے اپنی طاقت کی آزمائش کے لئے بھیجا ہے نہ کہ تمہاری طاقت کے اظہار کے لئے۔ ذرا سوچو کہ بکرے کی کیا طاقت ہوتی ہے۔ اگر وُہ خود سینگ مارنے لگے تو لوگ اس پر ہنسی کریں گے۔ لیکن ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اس بکرے کے پیچھے

بادشاہ کی طاقت

ہے۔ اور جس طرح بادشاہ کا بکرا اپنے سینگ مار کر اپنی ہلاکت خریدتا ہے۔ اسی طرح تمہارا حال ہے۔ کیا تم کو خدا تعالےٰ پر یقین نہیں۔ کہ تم اپنی تدبیروں سے کامیابی کی کوشش کرو جو لوگ کامیابی اپنی تدبیروں سے سمجھتے ہیں۔ وہ سوچیں تو سہی کہ ہماری طاقت کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے ذریعہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پس تم اسی کی طاقت پر بھروسہ کرو۔ اور

اپنی تدبیروں کو دماغ سے نکال دو

مومن وُہ ہے جو ہر ابتلا سے بچتا ہے اور جسے دنیا کی کوئی طاقت اپنی طرف نہیں پھیر سکتی۔ موجودہ فتنہ جو ہے اس کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان اور تقویٰ ہے۔ ان پر تو اس کا کچھ اثر ہو نہیں سکتا۔ اور ایسے لوگوں کو کیا صدمہ ہو سکتا ہے۔ اور جن پر اثر ہوتا ہے وُہ

ازلی راندے ہُوئے لوگ

ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ سلسلہ سے الگ کر دے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو کون بچا سکتا ہے۔ انہیں تو نہ میں بچا سکتا ہوں اور نہ تم، نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچا سکتے تھے۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جس کے دل پر موت وارد کرنے کا فیصلہ اللہ تعالےٰ کرے اُسے کون بچا سکتا ہے۔ ہدایت دینا اور پھر

ابتلاؤں سے بچانا

اللہ تعالےٰ کا ہی کام ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ایمانوں کو مضبوط بنا لیں۔ اور ایسے مقام پر کھڑے ہوں کہ اس کے فضل سے ہمارے ایمان پر کوئی چھاپہ نہ مار سکے۔ جب کوئی شخص اپنے ایمان کو حملہ سے بچا لیتا ہے۔ تو پھر فرشتے خود بخود اس کی حفاظت کرتے ہیں ؂

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ میں پندرہ سولہ سال کا تھا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا۔ کہ ان الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ یعنی میں تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر

قیامت تک غالب

رکھوں گا۔ یہ الہام اس وقت کا ہے جب مجھے نہ خلافت کا پتہ تھا۔ اور نہ اس کا کوئی وہم وگمان ہو سکتا تھا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا الہام ہے۔ جسے حضور نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی کاپی میں درج فرمایا۔ پندرہ، سولہ سال کے بچہ کو ان باتوں کا علم ہی کیا ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ اور یہ دو تین سال پہلے کا الہام ہے۔ جبکہ میری عمر زیادہ سے زیادہ سترہ سال کی ہوگی۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا۔ کہ کبھی میرے متبع ہوں گے۔ اور پھر میرے منکر بھی ہونگے پھر اگر متبع ہوں تو منکروں کا ہونا تو ضروری نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت

سب نے کر لی تھی۔ صرف دو تین آدمی رہ گئے تھے۔ مگر وُہ بھی کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ حضور کی وفات کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے بیعت نہیں کی تھی۔ مگر لوگ یہی سمجھتے تھے۔ کہ یہ بیعت میں شامل ہیں۔ اور ایسا ہی پھر بھی ہو سکتا تھا۔ یعنی اگر میرے متبع ہوتے تو منکر نہ ہوتے۔ پھر میری خلافت کے خلاف تو حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں ہی ایجی ٹیشن شروع ہو گئی تھی۔ اس وقت جو لوگ صاحبِ کار اور صاحبِ تدبیر تھے۔ وہ ہمیشہ میرے خلاف جماعت کو اکساتے رہتے تھے۔ اور پھر دوسری طرف حضرت خلیفہ اول کو مجھ سے

بدظن کرنے کی کوششیں

کرتے رہتے تھے۔ وُہ جماعت کو تو کہتے تھے کہ یہ غلو کرتا ہے۔ کفر و اسلام کا مسئلہ چھیڑ کر جماعت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول کو عجیب تدبیروں سے مجھ سے ناراض کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ یہ دو ہی ذریعے میری خلافت

357

کے ممکن تھے۔ یعنی یا تو جماعت منتخب کرتی۔ اور یا پھر حضرت خلیفہ اول نامزد کر دیتے۔ اور یہ لوگ دونوں رستے بند کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول جب پہلی بار بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی وصیت میں تحریر فرما دیا تھا۔ کہ

میرے بعد محمود خلیفہ ہو

مگر بعد میں مخالفتوں کو دیکھ کر آپ نے وہ وصیت پھاڑ دی۔ معلوم ہوتا ہے آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں نے یہ لکھ دیا۔ تو مخالفت کرنیوالے اسے میرا بنایا ہوا خلیفہ کہیں گے۔ اور

خلافت کا امر مشتبہ ہو جائیگا

اللہ تعالیٰ جسے چاہے بنا دے گا حضرت خلیفہ اول رضؓ کو مجھ سے جس رنگ میں بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ میں اس کی ایک مثال سناتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ اس کمرہ میں رہا کرتے تھے۔ جہاں اب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ آکر ٹھہرتے ہیں۔ یعنی مسجد مبارک کے ساتھ جو کمرہ ہے۔ ایک روز قریشی امیر احمد صاحب مجھے گھر پر بلانے آئے اور کہا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بلاتے ہیں۔ میں گیا تو اس وقت وہاں شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ اور غالباً مولوی صدر الدین صاحب بیٹھے تھے۔ جب میں دروازہ میں پہونچا تو دیکھا ان کے

چہروں کے رنگ اڑے ہوئے ہیں

میں گھبرایا کہ خدا خیر کرے۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مجھے یاد نہیں حضرت خلیفہ اول نے جواب دیا یا نہیں۔ اور فرمایا میاں تم بھی اب ہمارے خلاف منصوبوں میں شامل ہوتے ہو۔ میں نے کہا کہ نہیں میں تو کسی ایسے منصوبہ میں شامل نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں نے ایک مکان کے متعلق کہا تھا۔ کہ وہ فلاں شخص کو دے دیا جائے۔ اور ان لوگوں نے میرے خلاف فیصلہ کیا ہے۔ اور میرے پوچھنے پر کہتے ہیں۔ کہ میاں صاحب نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ میں نے کہا یہ بالکل خلافِ واقعہ امر ہے۔ ان لوگوں نے یہ معاملہ پیش کیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ یہ شخص کم قیمت دیتا ہے میں نے کہا کہ

حضرت خلیفہ اول کا منشاء

ہے۔ کہ اسی کو دیا جائے۔ اس پر ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے کہا کہ ہم لوگوں کو تقوےٰ سے کام لینا چاہیئے۔ ہم لوگ ٹرسٹی ہیں۔ اور جماعت کے اموال کا اللہ تعالےٰ نے ہمیں اعتمادی بنایا ہے۔ دین کے لئے ہمیں جہاں سے زیادہ رقم ملے لینی چاہیئے۔ میں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے زیادہ

تقوےٰ کا خیال

کون رکھ سکتا ہے۔ اگر ان کے نزدیک کم قیمت پر اس شخص کو دے دینا ضروری ہے۔ تو میرے نزدیک یہی تقوےٰ ہے۔ مگر یہ کہنے لگے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ ان کی تحریر دکھائیں۔ اس پر انہوں نے

آپ کی ایک تحریر

دکھائی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ میں نے وہ مشورہ دیا تھا جو میرے نزدیک صحیح تھا۔ لیکن اب میں وہ مشورہ واپس لیتا ہوں۔ جس طرح چاہو کرو یہ دیکھ کر میں نے کہا یہ اجازت تو نہیں ناراضگی کی تحریر ہے۔ اس لئے اگر آپ لوگوں کا پہلے ارادہ بھی کسی اور کو دینے کا تھا۔ تو اب رک جانا چاہیئے۔ لیکن اس کے جواب میں انہوں نے پھر کہا۔ کہ

تقوےٰ سے کام

لینا چاہیئے۔ اور میں یہ کہکر کہ میرے نزدیک تقوےٰ وہی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح پسند کرتے ہیں۔ خاموش ہو گیا۔ حضرت خلیفہ اول نے ان سے پوچھا۔ کہ یہ بات ٹھیک ہے انہوں نے کہا۔ ہاں ٹھیک تو ہے۔ مگر انہوں نے منع بھی نہیں کیا۔ اس پر حضرت خلیفہ اول جوش میں آ گئے۔ اور فرمایا کہ تم لوگ مجھے اس پر

ناراض کرنے کی کوشش

کرتے ہو۔ یہ بڑی عمر کا تھا۔ یا تم۔ اس نے کہدیا۔ کہ اطاعت کرو۔ اور کیا کرتا تم لوگوں کے ہاتھ پکڑ لیتا۔ غرض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو مجھ سے بدظن کرنے کی جو تدابیر بھی ممکن تھیں۔ یہ لوگ انہیں اختیار کرتے رہتے تھے۔ مگر

خُدا کی مشیت

نے پورا ہو کر رہنا تھا۔ انسانوں نے سارا زور لگایا۔ اور خلافت کے جتنے دروازے ان کے نزدیک تھے۔ وہ مجھ پر بند کرنے کی کوشش کرتے رہے حالانکہ میرے تو ذہن میں بھی کبھی خلافت کا خیال نہ آیا تھا۔ بلکہ اگر کوئی کبھی مجھ سے اس کے متعلق کوئی ذکر بھی کرتا۔ تو میں اسے روک دیتا۔ اور کہتا۔ کہ یہ جائز نہیں۔ ابھی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے ایک

حلفی بیان

شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "حضرت خلیفہ اول بیمار تھے۔ اور مجھے گوجرانوالہ ایک مباحثہ پر جانے کا حکم ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے۔ تو کہنے لگے۔ حافظ صاحب آپ سفر پر جاتے ہیں۔ اور مولوی صاحب بیمار ہیں۔ خلیفہ بنانے میں جلدی نہ کرنا۔ میں نے یہ بات حضرت مرزا محمود احمد صاحب کے سامنے پیش کی کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ حافظ صاحب اگر مولوی محمد علی صاحب کو اللہ تعالےٰ خلیفہ بنا دے تو میں اپنے تمام متعلقین کے ساتھ ان کی بیعت کر لوں گا"۔ تو میں نے آگے آنا نہیں چاہا تھا۔ میں پیچھے ہٹتا تھا۔ مگر خدا کے ہاتھ نے مجھے پکڑا۔ اور کہا کہ جب ہم کام لینا چاہتے ہیں۔ تو تو پیچھے رہنے والا کون ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے کھڑا کر دیا۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خوش نہیں ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ تمہاری خوشی کا سوال ہی کیا ہے۔ اگر تم خوش نہیں ہو۔ تو جاؤ۔

اس سے لڑو جس نے مجھے خلیفہ بنایا

ہے۔ اگر تم میں کچھ طاقت اور زور ہے۔ تو اس کے پاس جاؤ۔ اور اس سے اس تائید اور نصرت کو بند کرا دو۔ جو مجھے مل رہی ہے مگر میں ہر ایسے شخص کو بتا دیتا ہوں کہ اسے سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے۔ اور

خُدا کے سلسلوں پر کوئی غالب نہیں آسکتا

آج بے شک تم اتنے لوگ میرے سامنے ہو۔ مگر اس وقت کون تھا۔ جب خدا تعالےٰ نے مجھے خلیفہ بنایا بے شک قادیان کے اکثر لوگوں نے بیعت کر لی تھی۔ لیکن باہر کی بہت سی جماعتیں متردد تھیں بڑے بڑے کارکن سب مخالف تھے خزانہ خالی تھا۔ اور

مُخالفت کا دریا

تھا۔ جو اُمڈا ہوا چلا آرہا تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس وقت میں اس کی نصرت سے کامیاب ہوا۔ اس وقت خدا ہی تھا۔ جو میری تائید کے لئے آیا۔ اور اسی نے دوسرے ہی دن مجھ سے وہ ٹریکٹ نکلوایا۔ کہ کون ہے۔ جو

خُدا کے کام

کو روک سکے"۔ اور جہاں جہاں یہ ٹریکٹ پہونچا۔ جس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حنین کی لڑائی

کے موقعہ پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ آواز بلند کرائی گئی۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ اور صحابہ بے تاب ہو کر اس آواز کی طرف بھاگے۔ بلکہ جن کے گھوڑے نہیں مڑتے تھے۔ انہوں نے ان کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور پیدل دوڑے اسی طرح جب میری آواز باہر پہونچی

متردد جماعتوں کے دل صاف ہوگئے

اور تاروں اور خطوں کے ذریعہ بیعت کرنے لگیں۔ وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا۔ آج میری مدد پر ہے۔ اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو۔ تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے

نظامی اطاعت

پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو۔ اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پونچا سکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔ اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو۔ ہرگز اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کرسکتے۔ پس اگر تم خدا تعالےٰ کی نصرت چاہتے ہو۔ تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا۔ اور چلنا۔ تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو بیشک میں نبی نہیں ہوں۔ لیکن میں

نبوت کے قدموں پر

اور اس کی جگہ پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوأ اپنی گردن سے اتارتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوأ اتارتا ہے اور جو ان کا جوأ اتارتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جوأ اتارتا ہے اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جوأ اتارتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا جوأ اتارتا ہے میں بے شک انسان ہوں۔ خدا نہیں ہوں۔ مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ

میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

مجھے جو بات کہنے کا خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ میں اسے چھپا نہیں سکتا۔ مجھے اپنی بڑائی بیان کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ اور میں اس وقت تک اس شرم کی وجہ سے رکا رہا ہوں لیکن آخر خدا تعالےٰ کے حکم کو بیان کرنا ہی پڑتا ہے۔ میں انسانوں سے کام لینے کا عادی نہیں ہوں۔ تم بائیس سال سے مجھے دیکھ رہے ہو۔ اور تم میں سے ہر ایک اس امر کی گواہی دیگا کہ ذاتی طور پر کسی سے کام لینے کا میں عادی نہیں ہوں۔ حالانکہ اگر میں ذاتی طور پر بھی کام لیتا تو میرا حق تھا۔ مگر میں ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہوں۔ کہ خود دوسروں کو فائدہ پونچاؤں۔ مگر خود کسی کا ممنون احسان نہ ہوں۔

خلفاء کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے اسکے ماں باپ نے خدمات نہ لی ہوں گی۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی سے ذاتی فائدہ اٹھانے یا خدمات لینے کی میں نے کوشش کی ہو۔ میرے پاس بعض لوگ آتے ہیں۔ کہ ہم تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ

اپنی پسند کی چیز

بتا دیں۔ مگر میں خاموش ہو جاتا ہوں آج تک ہزاروں نے مجھ سے یہ سوال کیا ہوگا۔ مگر ایک بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے اس کا جواب دیا ہو۔ میرا تعلق خدا تعالےٰ سے ایسا ہے۔ کہ وہ خود میری دستگیری کرتا ہے۔ اور میرے تمام کام خود کرتا ہے۔

بندے کا کام خدا تعالےٰ کا امتحان لینا نہیں

مگر میں نے کئی دفعہ ابراہیم کی طرح جوش محبت میں خدا تعالےٰ سے اس کی قدرتوں کے دیکھنے کی خواہش کی ہے اور اس نے میری خواہش پوری کی ہے ایک دفعہ میں ایک سفر پر تھا۔ اور ایسے علاقہ سے گزر رہا تھا۔ کہ جہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ غالباً نشانات کا ذکر تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ سے کہا۔ کہ مجھے اپنے نشان کے طور پر ایک روپیہ دلوا دیں۔ اب یہ بات تو بالکل عقل کے خلاف تھی۔ کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی مجھے ایک روپیہ دیدیتا۔ اور اسوقت ذکر یہ ہو رہا تھا۔ کہ اس علاقہ میں کوئی احمدی نہیں۔ اور لوگ شدید مخالف ہیں۔ مگر ادہر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ اور ادہر سامنے ایک گاؤں کے لوگ کھڑے نظر آئے اور ہمارے کسی ساتھی نے کہا۔ کہ اس گاؤں میں سے نہیں گذرنا چاہئیے۔ یہ لوگ سخت مخالف ہیں۔ اور نمبردار کئی دفعہ کہہ چکا ہے۔ کہ یہاں اگر کوئی احمدی آیا تو اسے جوتے مرواؤنگا۔ اسلئے اس

گاؤں سے ہٹ کر چلنا چاہئیے

مگر ہم اس قدر قریب پونچ چکے تھے۔ کہ اور کوئی رستہ ہی نہ تھا۔ اس لئے چلتے گئے۔ ہمیں دیکھ کر وہ نمبردار آگے بڑھا۔ میرے ساتھی میرے ارد گرد ہو گئے کہ ایسا نہ ہو۔ حملہ کر دے۔ مگر اس نے بڑھ کر سلام کیا۔ اور ایک روپیہ اپنی ہتھیلی پر رکھ کر بطور نذرانہ پیش کیا۔ میں مسکرا پڑا۔ اور وہ دوست گاؤں سے باہر نکل کر اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید کرنے لگے۔ ایک نے کہا کہ اس کا روپیہ لینا نہیں چاہئیے تھا۔ میں نے کہا۔ اسی کا تو لینا چاہئیے تھا۔ اسے کیا معلوم تھا۔ کہ وہ روپیہ خدا تعالےٰ کا اپنے بندہ کے ناز کو پورا کرنے کی علامت تھا۔ تو اللہ تعالےٰ کا معاملہ مجھ سے ایسا ہے۔ کہ اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ بیسیوں مرتبہ میں نے اپنی آمد اور اخراجات کا حساب کیا ہے۔ تو اخراجات آمد سے ہمیشہ دو گنا ہوتے ہیں۔ اور کچھ پتہ نہیں۔ وہ کس طرح پورے ہوتے ہیں۔ پھر حساب کے معاملہ میں میں اس قدر محتاط ہوں۔ کہ میں چیلنج کرتا رہتا ہوں۔ کہ جو چاہے میرے حساب دیکھ لے پچھلے دنوں ایک شخص کے اعتراضات کے جواب میں میں نے جو خطبہ پڑھا۔ تو

ایک غیر مبائع کا خط

آیا۔ کہ میں نے آپ کا خطبہ پڑھا ہے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ کے حسابات ہمارے حسابات سے زیادہ صاف ہیں۔ ہم پر اعتراض ہو سکتے ہیں مگر آپ پر نہیں۔ مگر آخر میں یہ بھی لکھ دیا۔ کہ تین سال سے جو فلاں شخص پیدا ہوا ہے۔ شاید اس سے ڈر کر یہ حساب رکھے گئے ہیں۔ میں نے اسے لکھا۔ کہ تین سال سے نہیں۔ بلکہ

۲۲ سال سے

ہی ایسے ہیں۔ جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کو اپنے ساتھ دیکھ کر میں کسی انسان پر کوئی امید نہیں رکھ سکتا۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ موٹر رکھا ہوا ہے۔ نادان نہیں جانتے۔ کہ موٹر تو جلدی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا ذریعہ ہے۔

موٹر کی قیمت عرب کے گھوڑے کے برابر

ہی ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی گھوڑے رکھتے تھے۔ پھر گاڑی بھی تو سواری کا ذریعہ ہے۔ اگر موٹر سادگی کے خلاف ہے۔ تو گاڑی میں بھی سفر نہیں کرنا چاہئیے۔ کامل سادگی اسی میں ہے۔ کہ پیدل چلا جائے میرا موٹر تو بہت سارا دینی کاموں میں کام آتا ہے۔ سلسلہ کے جو مہمان یہاں آتے ہیں۔ ان کے سواری کے کام بھی آتا ہے۔ پھر سلسلہ کے کاموں کے لئے لاہور وغیرہ جانا پڑے۔ تو اسی پر چلے جاتے ہیں۔

358

اگر سلسلہ موٹر خریدتا اور میں اسے استعمال کرتا تب بھی کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ اگر وائسرائے گاڑی میں سفر کرے یا ہوائی جہاز پر کرے تو کیا حکومت اس کا انتظام کرتی ہے یا نہیں۔ اس کے لئے سواری کا انتظام حکومت کے ہی ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ پھریگا نہیں تو کام کیسے کرے گا۔ اس لئے اگر

سلسلہ کی طرف سے خریدکردہ موٹر

کو میں استعمال کرتا۔ تو بھی کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہ میرے روپے سے خریدا گیا اور سلسلہ کے کام آتا ہے۔ جو ایک قابل تعریف بات تھی لیکن نادان اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔ کہ

سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ

ایک ایک ہزار دینار کا لباس پہنا کرتے تھے کسی نے اسپر اعتراض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نادان نہیں جانتے کہ میں اس وقت تک کوئی کپڑا پہنتا ہی نہیں ہوں۔ جب تک خدا تعالےٰ مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ہی قسم کہ یہ کپڑا پہن۔ اور میں نہیں کھاتا جب تک خدا تعالےٰ مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر تجھے میری ہی قسم کھا اور تم کو یاد ہوگا۔ کہ

۱۹۳۳ء کی عید الفطر

کے خطبہ کے موقعہ پر میں نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم ہے میں اس میں بیٹھا ہوں اور ایک دو غیر احمدی بھی میرے پاس بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ مجھے دبا رہے ہیں ان میں سے ایک شخص جو سامنے کی طرف بیٹھا تھا۔ اس نے آہستہ آہستہ میرا ازاربند پکڑ کر گرہ کھولنی چاہی۔ میں نے سمجھا اس کا ہاتھ اتفاقاً لگا ہے اور میں نے ازاربند پکڑ کر اس کی جگہ پر اٹکا دیا۔ پھر دوبارہ اس نے ایسی ہی حرکت کی۔ اور میں نے پھر یہی سمجھا۔ کہ اتفاقیہ اس سے ایسا ہوا ہے۔ تیسری دفعہ پھر اس نے ایسا ہی کیا تب مجھے اس کی بدنیتی کے متعلق شبہ ہوا۔ اور میں نے اسے رد کا نہیں۔ جب تک کہ میں نے دیکھ نہ لیا۔ کہ وہ بالارادہ ایسا کر رہا ہے۔ تا جب میں کھڑا ہوں تو ننگا ہو جاؤں۔ اور لوگوں میں میری سبکی ہو۔ تب میں نے اسے ڈانٹا اور کہا تو جانتا نہیں۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے عبدالقادر بنایا ہے۔

(الفضل ۵؍ فروری ۱۹۳۳ء)

(یہ خواب جیسا کہ ظاہر ہے موجودہ فتنہ پر بوضاحت دلالت کرتا ہے)

پس میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کا معاملہ بالکل سید عبدالقادر جیلانی والا ہے۔ وہ میرے لئے اپنی قدرتیں دکھاتا ہے۔ مگر نادان نہیں سمجھتا۔ یہ زمانہ چونکہ بہت شبہات کا ہے اس لئے میں تو اس قدر احتیاط کرتا ہوں۔ کہ کوشش کرتا ہوں دوسروں سے زیادہ ہی قربانی کروں۔

پس یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے میں

انسانوں پر انحصار

نہیں کر سکتا۔ اور تم بھی یہ نصرت اس طرح حاصل کر سکتے ہو۔ کہ اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھاؤ۔ اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کا ثواب نہیں بلکہ

موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب

تمہیں ملیگا۔ اور اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو۔ تو مشکلات کے بادل اڑ جائینگے تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے۔ اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کرینگے لیکن شرط یہی ہے۔ کہ

کامل فرمانبرداری کرو

جب تم سے مشورہ مانگا جائے مشورہ دو ورنہ چپ رہو۔ ادب کا مقام یہی ہے لیکن اگر تم مشورہ دینے کیلئے بیتاب ہو تو بغیر پوچھے بھی دیدو۔ مگر عمل وہی کرو جس کی تم کو ہدایت دی جائے ہاں صحیح اطلاعات دینا ہر مومن کا فرض ہے اور اس کے لئے پوچھنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے باقی رہا عمل اس کے بارہ میں تمہارا فرض صرف یہی ہے کہ

خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اہمیت

تمام اطاعتیں اطاعتِ خلیفہ کا ظل ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر اصلاح و عمل کی دعوت اور ہر ہدایت وارشاد کی تحریک کا آغاز ہمیشہ حقیر نظر آیا۔ ضلالت و گمراہی کے بعد جب کبھی ہدایت و رشد کا ظہور ہوا۔ ظلمت و تاریکی کے بعد جب کبھی حق و صداقت کی شعائیں چمکیں۔ اور شیطانی قوتوں کے اقتدار کے بعد جب کبھی ملکوتی تخت بچھا۔ اس کی ابتدا ہمیشہ معمولی اور بظاہر کمزور حالات میں ہوئی۔ اس وقت اس کا ماحول آغاز حیات کا ایک کمزور ترین نمونہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد وہ بڑھتا۔ اور پھیلتا ہے اس کی اندرونی استعدادیں بروئے کار آتی اور پوشیدہ قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ایک زمانہ ایسا آتا ہے۔ جبکہ صداقت کا وہ پودا ایک طویل القامت شجر بن جاتا ہے۔

ظلمت و تاریکی کے دور کے بعد اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ کے غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقت کا ظہور ہوا صداقت کے اس شجر طیبہ کی ابتدا بھی نہایت کمزور تھی۔ لیکن یہ خدا تعالےٰ کا بویا ہوا بیج تھا۔ بڑھا اور پھیلا اور اس کی شاخیں آسمانی بلندیوں اور ارضی پہنائیوں تک پھیل گئیں۔ مخالفت کی شدید آندھیاں آئیں۔ معاندت کے ہولناک طوفان اٹھے۔ تمام شیطانی قوتیں اس شجر مبارکہ کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے جمع ہو گئیں۔ لیکن آخر کیا ہوا وہی جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جنود الٰہی کے سامنے جنود شیطانی مغلوب ہوئے۔ خدا کا وہ فرستادہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بروز کامل جو دنیا کو روحانیت سے سیراب کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا تھا خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق کامیاب ہوا۔ اور حضور علیہ السلام اپنے بعد ایسی جماعت چھوڑ گئے جو بنیان مرصوص کی مصداق ہے۔ کیونکہ وہ ایک آواز پر لبیک کہنے والی ہے۔ یہ آواز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہے۔ کیونکہ نظام ہمیشہ خلفاء کے وجود سے ہی قائم رہتا ہے۔ اولیاء الشیطان نے ہمیشہ اس نظام کو برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ اور اس کی ذریت اور انکے مظاہر ہمیشہ ایسی کوشش کرتے رہیں گے۔ مگر خلافت انسان کی روحانی ترقیات کے لئے نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اور ایمان وایقان صرف اسی کی اطاعت سے وابستہ ہے۔

پس جہاں دنیوی لحاظ سے خلافت ایک بے نظیر شے ہے۔ وہاں دینی اور روحانی لحاظ سے بھی اس کا وجود ازبس ضروری ہے۔

انسان دنیا میں سینکڑوں قوتوں کا محکوم ہوتا ہے۔ لیکن مومن جس کی زندگی انفرادی زندگی نہیں۔ بلکہ وہ ایک وسیع نظام کا جزو اور ایک زنجیر کی کڑی ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں ایک کا ہی محکوم ہوتا ہے۔ اور وہ خدا کا رسول ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس کا خلیفہ۔ کیونکہ خلیفہ کی اطاعت رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور رسول کی اطاعت خدا تعالےٰ کی اطاعت ہوتی ہے پس مومنین کی راہنمائی کے لئے جو طریق بھی خلیفۂ وقت تجویز فرمائے۔ اس پر کامل فرمانبرداری اور پوری اطاعت سے گامزن ہونا ہر ایک

۲ خلیفہ کے ہاتھ اور اس کے ہتھیار بن جاؤ۔ تب ہی برکت حاصل کر سکو گے۔ اور تب ہی کامیابی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالےٰ تم کو اس کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا فرض ہے۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ تمام وفاداریاں تمام اطاعتیں اور تمام فرمانبرداریاں صرف اسی وقت تک جائز سمجھی جا سکتی ہیں۔ جب تک کہ ان کی وجہ سے خلیفہ کی اطاعت سے انحراف نہ ہوتا ہو لیکن اگر کبھی واجب الاطاعت خلیفہ کے احکام اور ارشادات کے ساتھ کسی چیز کا مقابلہ آ پڑے۔ تو پھر تمام فرمانبرداریوں اور اطاعتوں کا خاتمہ۔ تمام عہدوں اور معاہدوں کی شکست تمام رشتوں اور تعلقات کا انقطاع تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام ہوگا فرض اور صرف خلیفہ کی اطاعت مومن کے مدنظر ہو گی۔ پھر اس اطاعت کی مخالفت میں کوئی اطاعت نہ ہو گی۔ اس وقت نہ باپ باپ ہے نہ افسر افسر ہے۔ نہ بھائی بھائی ہے۔ نہ دوست دوست ہے نہ رشتہ دار رشتہ دار ہے۔ کیونکہ سب رشتے کٹ گئے۔ سب تعلقات منقطع ہو گئے۔ رشتہ دراصل ایک ہی تھا۔ اور یہ سب رشتے اسی ایک رشتہ کی خاطر تھے۔

پس خلیفہ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور جو خدا کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے کی کوشش کرتا ہے وہ دین و دنیا میں ناکام و نامراد رہتا ہے۔

خاکسار عبدالمجید بی اے آنرز رکن مجلس انصار سلطان القلم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضرت سلیمان علیہ السلام سے مماثلت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور بہت سے ناموں سے پکارا۔ وہاں آپ کا ایک نام داؤد بھی رکھا ہے۔ اس لحاظ سے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے جانشین حضرت سلیمان علیہ السلام آپ کے بیٹے تھے۔ ضروری تھا کہ داؤد ثانی علیہ السلام کا جانشین بھی آپ کا ایک بیٹا ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو خدا تعالیٰ نے سلیمانی مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو الہام ہوا تھا کہ اعملوا آل داؤد شکرا اس الہام میں اگرچہ سلیمان کا لفظ موجود نہیں۔ مگر مرادی معنے یہی ہیں کہ حضور کو سلیمانی مقام عطا ہوا ہے پھر اسی الہام میں اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا۔ کہ آپ خلیفہ برحق ہوں گے۔ اور اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا۔ کہ آپ کے زمانہ میں بھی ویسے ہی فتنے رونما ہوں گے۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت وسیع تھی۔ ہمارے سلیمان کی آسمانی بادشاہت بھی اتنی وسیع ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء سے پہلے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اس وقت قریباً دنیا کے تمام ملکوں میں آپ کے جان نثار موجود ہیں اور اس طرح آپ تمام دنیا پر روحانی حکومت کر رہے ہیں حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں لوگ ہوا میں اڑا کرتے تھے اس خلیفہ برحق کے زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ہوائی جہاز تیار کروائے تاکہ دونوں کی مماثلت پوری ہو حضرت سلیمان کے قبضہ میں طیور تھے طائر کے معنے اڑنے والا پرانے زمانوں میں پرندوں سے پیغام رسانی اور خطوط رسانی کا کام لیا جاتا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے قبضہ میں بھی طیور ہیں۔ جو ممالک غیر میں لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچاتے جاتے ہیں۔ ایک طائر قادیان سے اڑتا ہے تو سپین میں پہنچ جاتا ہے۔ کچھ اور طیور اڑتے ہیں تو پولینڈ۔ ہنگری۔ اٹلی امریکہ ارجنٹائن انگلستان جاپان اور چین میں پہنچ جاتے ہیں

پھر آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض معاندین اور فتنہ پرداز سلیمان اولؑ کے زمانہ کی طرح ہمارے سلیمان کے خلاف بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور خفیہ کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔ اور جماعت کو ترغیب دیتے ہیں۔ کہ ہماری کمیٹی میں خفیہ خفیہ نام لکھوا دو"۔ گو یا وہ نہ صرف خود منافق ہیں بلکہ منافق گر بھی ہیں۔

ایک دنیا دار خیال کر سکتا ہے کہ شائد مومن ان باتوں سے دب جائینگے لیکن مومن ان باتوں سے ہرگز نہیں ڈرا کرتے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے ولما را المومنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا وتسلیماہ

پس یہ فتنہ بھی ہمارے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ بہر حال موجودہ فتنے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی حضرت سلیمان علیہ السلام سے جو مشابہتیں ثابت ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام دونوں کے وقت میں خفیہ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اور خفیہ نام لکھوانے کی تجویز کی گئی۔

۲۔ دونوں پر الزام لگائے گئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پر یہ الزام کہ وہ جماعت کو دہریت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ گویا نعوذ باللہ خدا کے منکر ہیں۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہ الزام کہ وہ کفر کے مرتکب ہیں۔

۳۔ موجودہ فتنہ پرداز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کا دم بھرتے ہیں اسی طرح حضرت سلیمانؑ کے دشمن حضرت داؤدؑ کی محبت کا دم بھرتے تھے۔

۴۔ حضرت سلیمانؑ کو بھی انکے مخالف خلافت سے الگ کرنا چاہتے تھے اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی فتنہ پردازوں کی طرف سے خلافت سے الگ کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔

۵۔ توراۃ میں آتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے وقت میں مخالفین کا لیڈر پہلے پہل یروشلم سے باہر کھیتوں میں چلا گیا۔ اور اس کا ایک نائب بھی تھا۔ اسی طرح شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بھی پہلے قادیان سے باہر کھیتوں میں چلے گئے اور وہاں جا کر فتنہ شروع کیا ان کا بھی ایک نائب ہے۔ (۱۔ سلاطین باب گیارہ)

۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دشمنوں کا لیڈر یروشلم سے مصر چلا گیا تھا موجودہ فتنے کا لیڈر بھی مصری ہے۔

پس آج کل کے فتنہ پرداز خفیہ کمیٹیوں کے ذریعہ فری میسنوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ان فری میسنوں کی ابتدا حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوئی اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کا قرآن شریف میں بھی نقشہ کھینچا ہے فرماتا ہے واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا۔ کہ ان لوگوں نے اسی بات کی پیروی کی جس کے پیچھے سلیمان کے زمانہ میں بعض شیاطین لگے ہوئے تھے۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر الزام لگاتے تھے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ کفر کیا۔ حالانکہ آپ نے کوئی کفر نہیں کیا۔ *

* حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس واقعہ کا خدا تعالےٰ نے اسی لئے ذکر کیا کہ بتائے آئندہ بھی ایک سلیمان آنیوالا ہے جس پر وہی الزامات لگائے جائینگے۔ مگر یاد رکھو الزام لگانے والوں کے الزام خود انہی پر الٹ پڑینگے۔ اور ان کا انجام جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ بئس ما شروا بہ انفسھم لو کانوا یعلمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی الہام ہے۔ فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں" پس اے خلافت ثانیہ کے منکرو! تم اگر خدا تعالےٰ کے پاک اور مقدس خلیفہ پر غالب نہیں آ سکتے۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دشمنوں کا نام شیاطین رکھا گیا ہے۔ پس تم سمجھ لو۔ کہ تمہاری [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

359

ہمارا سالانہ اجتماع
اور
جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے مخلصین جماعت سے تیس ہزار روپیہ کی اپیل

وہ مقدس اور بابرکت اجتماع جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رکھی اور جو اپنے اندر اس قدر برکات اور فیوض الٰہی کی زبردست کشش رکھتا۔ اور جماعت میں نئی زندگی اور تازہ روح پھونکنے کا موجب ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے جو افراد اس میں شمولیت اختیار کر کے اس کے تاثرات اور فیوض سے متعارف ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کو اس میں شامل ہونے کے لئے تحریک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے دل میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور اسے ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے ایک تڑپ ہوتی ہے۔ اور یہ ولولہ اور جوش محض مردوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ عورتوں اور بچوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس کا منظر ہر سال ہماری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ جب سے مستورات کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوا ہے۔ جلسہ میں آنے والی مستورات کی تعداد مردوں کی طرح ہر سال پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر سال بفضلہ تعالےٰ ہزارہا نئے احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جنہیں پہلے کبھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا ہوتا۔ اور بعض ایسے بھی دوست ہوتے ہیں۔ جو اپنے دنیاوی کاروبار میں انہماک کی وجہ سے ہر وقت تحریک اور ترغیب و تحریص کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے میں اس تحریک کے ذریعہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے خیر مقدم کی دعوت دیتا ہوں۔

ہمارا جلسہ سالانہ دراصل روحانی برکات کی بارش کا موسم ہوتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے والے اسی طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جیسے عقلمند اور موقع شناس زمیندار بارش سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دانستہ محروم رہنے والوں کے لئے سوائے حسرت اور افسوس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔

جو دوست سالانہ جلسہ کی برکات سے ایک دفعہ بہرہ اندوز ہو چکے ہوں۔ وہ کبھی بھی اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور جو پہلی دفعہ آئیں وہ بار بار آنے کا ارادہ کر چکے ہوتے ہیں۔

جو فوائد جلسہ سالانہ کے باعث جماعت کو پہنچتے ہیں۔ ان کا شمار تو مشکل ہے۔ لیکن مختصراً یہ ہے۔ کہ جسطرح بارش سے مخلوق کی زندگی وابستہ ہے۔ اسیطرح جلسہ سالانہ کے وسیع فوائد کے ساتھ ہماری جماعتی زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے۔ وسیع روشناسی جماعت کے افراد میں جلسہ سالانہ پر ہی ہوتی ہے۔ پرانی ملاقاتیں تازہ اور مضبوط ہوتی ہیں۔ بہت سے نئے تعلقات اور نئے رشتے باہمی قائم ہوتے ہیں۔

اس روحانی برادری کی کثرت اور اخلاص کا نظارہ احمدی افراد کے حوصلے بڑھاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اخلاص میں ترقی کرنے کے لئے دلوں میں مسابقت کا جوش موجزن ہو جاتا ہے۔

ہونہار نئی پود (جن پر آئندہ ذمہ واری کا جوا ڈالا جانے والا ہے۔) کے دلوں میں اس قسم کے قومی نظاروں سے سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک جوش اور نئی امنگیں پیدا ہوتی ہیں۔

تمام سال جو مختلف حالات میں گذرنے سے روحانیت میں قدرے تکدر پیدا ہو گیا ہو۔ اس کی جلسہ سالانہ پر اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا ذریعہ ہے۔ کہ جس کے ماتحت ہر سال ہزاروں احمدی اپنی اصلاح کر کے دور دراز ممالک میں پھیل جاتے ہیں۔ اور دوسرے بھائیوں کی اصلاح کا موجب بنتے ہیں۔ اسی طرح مرکز سے جاری ہونے والے فیوض جلسہ میں شریک ہونے والے افراد تک ہی محدود نہیں رہتے۔ بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں احمدی جماعت کے دیگر افراد تک بھی ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

دنیاوی اثر اور طبیعت کے بے جا لگاؤ اور دل کے نامناسب رجحانات اور اسی قسم کے ہزاروں قلب کے میلانات جلسہ سالانہ کے نظاروں پاک صحبتوں۔ ملاقاتوں اور وعظ و نصائح کے سننے اور سب سے بڑھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں میں شامل ہونے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان آن کی آن میں کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ جس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کا موقع مل چکا ہو۔

الغرض جلسہ سالانہ کے کثیر التعداد فیوض کا بیان کرنا آسان نہیں۔ میرا مقصد جلسہ سالانہ کی ان خصوصیات کے بیان کرنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ایسے بابرکت اور عظیم الشان اجتماع کی اہمیت سے احباب کو آگاہ کیا جائے۔ تا ہر ایک کے دل میں اس کا پوری طرح احساس ہو کر ذمہ واری کا جذبہ موجزن ہو۔

اس عظیم الشان جلسہ کے لئے کئی ماہ پیشتر انتظامات شروع ہوں۔ تب کہیں جلسہ سالانہ تک انتظامات مکمل ہوتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ اس دفعہ یہ تحریک کسی قدر تاخیر کے ساتھ بھجوائی جاری رہی ہے۔ لیکن باوجود اس تاخیر کے احباب اور عہدہ داران جماعت سے پوری توقع رکھتا ہوں۔ کہ اس تحریک کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے پوری گرمجوشی کے ساتھ کوشش کریں گے۔

ہم اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی تقریب پر مہمان کی آمد کا انتظار ہو۔ تو اس کے لئے کافی عرصہ پہلے سے ہر ممکن انتظامات اپنی وسعت کے مطابق کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اتنے بڑے اجتماع کے انتظامات کے لئے جس میں ہر سال اندازہ سے بہت زیادہ مہمانوں کی شمولیت ہوتی ہو۔ ہمیں جس قدر کوششوں کی ضرورت ہے۔ اور جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

اس سال جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے تیس ہزار روپیہ فراہم کیا جانا مقصود ہے جس کے لئے شرح چندہ ہر احمدی فرد کی ایکماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی مقرر کیگئی ہے۔ جو ہر ایک کمانے والے احمدی دوست سے وصول کیا جائے۔ یعنی ایک احمدی فرد کو جس کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہو۔ جلسہ سالانہ کا چندہ پندرہ روپیہ دینا چاہئیے۔

بی۔ اے۔ او۔ ایم۔ اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی۔ اے پاس کر کے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں۔ مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں اس میں وہ تمام ہدایات درج ہیں۔ جنکے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کر کے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ اور تمام رکاوٹیں جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے اپنے حلقہ میں فراہمی چندہ کے لئے کوشش شروع کر دیں اور ہر احمدی کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں۔

تمام لجنات اماء اللہ اور خواتین کی مجالس کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ مستورات میں بھی کوشش کر کے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور سب بہنوں کو علی قدر مراتب اس ثواب میں حصہ دار بنائیں اور جس جگہ لجنات اور مجالس خواتین نہ ہوں۔ وہاں عہدہ داران جماعت مقامی کو ہی عورتوں میں اس چندہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔

الغرض کوشش ایسی ہو۔ کہ کوئی احمدی بھی خواہ ملازم پیشہ ہو یا تاجر پیشہ ہو یا دیگر پیشہ ور کوئی بھی اس چندہ سے مستثنےٰ نہ رہے۔ اور سب سے با شرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے (سوائے کسی ایسے شخص کے کہ جس کی شرح چندہ جلسہ سالانہ میں نظارت بیت المال سے تخفیف کرائی گئی ہو) چندہ جلسہ سالانہ حتی الوسع یکمشت وصول کرنے کی کوشش کی جاتے اور وصول شدہ چندہ ساتھ ساتھ بھیجا جاتا رہے۔ تا جلسہ سالانہ کی منتظمہ کمیٹی جلسہ کا انتظام سہولت کے ساتھ کر سکے اور اس چندہ کا بیشتر حصہ ۱۰ نومبر تک وصول ہو جانا چاہیئے۔

بہرحال تیس ہزار روپے کی رقم جو مقرر کی گئی ہے احباب جماعت نے جلد جلد فراہم کر کے ادا کرنی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ موقع کی نزاکت اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کی فراہمی میں کوئی سستی یا کوتاہی نہ ہونے دینگے۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داری سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین واللہ المستعان وباللہ التوفیق۔ (فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال)

غافلوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ لڑائی سے پہلے سوتوں کو جگایا جاتا ہے۔ غافلوں کو ہوشیار کیا جاتا ہے۔ پھر صف بندی کی جاتی ہے۔ یہ قانون جس طرح جسمانی لڑائیوں میں جاری ہے۔ روحانی لڑائیوں میں بھی جاری ہے۔ اسی قانون کے مطابق اس جنگ کے لئے میں سوتوں کو جگا رہا تھا۔ غافلوں کو بیدار کر رہا تھا۔ تا اس فتنہ کے پیچھے خدا تعالےٰ کی جو نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ ان تک جماعت کو لے جاؤں"

اس روحانی جنگ کے پہلے دور میں جن مخلصین نے اپنی خوشی سے اپنے امام کے حضور وعدے پیش کئے ہیں۔ مگر ان وعدوں کے پورا کرنے میں ان سے غفلت ہوئی ہے انہیں یاد رہے کہ نہ صرف تیسرے سال کے بلکہ تحریک جدید کے پہلے دور کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائیں۔ تو دوسرے دور میں ان کے شامل ہونے اور کامیاب ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ پس وہ جو غفلت میں اس خیال سے وقت گذار رہے ہیں کہ اخیر مہینہ میں چندہ ادا کر دیں گے۔ انہیں یہ ذہن نشین رہے کہ سب سے اخیر میں دینے کا ارادہ کرنے والے بسا اوقات رہ ہی جاتے ہیں اور بعض اوقات ان کے ذرائع آمد بند ہو جاتے یا ملازمت ہی جاتی رہتی ہے اس لئے جلد سے جلد چندہ ادا کر دینے کا فکر کرنا چاہیئے اگر بہرحال آخری مہینہ میں ہی چندہ ادا کرنا ہو تو بھی آج سے اسکے مطابق ماحول پیدا کرنا چاہیئے اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اب یکمشت ادا کرنے میں مشکلات ہیں تو چاہیئے کہ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر ۱۹۳۷ء کی تین قسطوں میں ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت میں وقت گذر جائے اور بعد میں کف افسوس ملنا پڑے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

زندگی یا موت

مرد بن کر رہو یا قبر میں جا کر سو رہو

رجسٹرڈ پیٹنٹ

ویٹلک

بجلی کی ایک حیرت انگیز مشین جس کی تصویر درج ہے ہر قسم کی مردانہ کمزوری اور رگ و پٹھوں کے نقص دور کرنے میں بے مثال ہے چند دن پانچ منٹ روزانہ لگانے سے اس سے قوت حاصل کرنے کے بعد کمزور سے کمزور اور ناکارہ سے ناکارہ آدمی زندہ جیتا جاگتا اپنے فرائض پورا کرنے والا جوان مرد بن جاتا ہے

نمائش اور مفصل حالات مفت

شہر دیہات سفر ہر جگہ استعمال ہو سکتی ہے کیونکہ بجلی پیدا ہونے کا سامان اس میں شامل ہے بجلی کے علاج کے متعلق ہر قسم کا مشورہ مفت دیا جاتا ہے

سول ایجنٹ: ڈاکٹر ایم اسمٰعیل کوٹھی ۳۹ میکلوڈ روڈ بمقابل کشمیر بلڈنگ بیرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ "تعلیم الدین" کے متعلق سفارش

نظارت تالیف و تصنیف کی اجازت سے مولوی حکیم محمد عبداللطیف صاحب گجراتی نے ایک رسالہ موسومہ **تعلیم الدین** جاری کر رکھا ہے اس رسالہ میں **اسباق القرآن** کے علاوہ بعض اور مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک کتاب حدیث **عمدۃ الاحکام** کے ترجمہ اور شرح کا کام ہے۔ جو مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب کی زیر نگرانی ہو رہا ہے اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **فارسی درثمین** کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے اور **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوٰی** کا جمع کرنا بھی مولوی عبداللطیف صاحب کے مدنظر ہے۔ یہ سب کام جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے بڑی حد تک مفید اور بابرکت ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ مولوی عبداللطیف صاحب اخلاص اور خدمت سلسلہ کے جذبہ کے ماتحت اس کام کو کر رہے ہیں۔ اس لئے نظارت تصنیف و تالیف احباب جماعت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری کی توسیع میں کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسالہ کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ ہے جو دوسرے رسالوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

بالکل مفت:۔ دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

پیغام زندگی و موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ بھی بھارا رہتا ہے تو آپ یقین رکھیں کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ دو روپیہ محصول ۷ر کل ۲ ملنے کا پتہ: **لیڈی نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور**

باموقعہ زمین برائے فروخت

محلہ دارالانوار میں نزد کوٹھی جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے تین کنال ٹکڑا پیمائش ۹۰ × ۱۵۰ فٹ کوٹھی کے لئے موزوں اور سٹیشن قادیان کے پاس جو شیشہ کا کارخانہ ہے۔ اس سے مشرق کی طرف کچھ فاصلہ پر چھ کنال ٹکڑا فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب جلدی بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔

م۔ ر معرفت ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی قادیان

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے مگر کلیتہً صحیح نہیں کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنیکے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی بالخصوص فرانسیسی صاحب روح الذہب تبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کیا استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ مروی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں یہ طیور کے دماغ انکے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین و جوہر حیاتین کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ اور دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو تو ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی اور خاص طور پر انہی کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی۔

عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے صنفی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایکماہ کے لئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکالکر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات مثلاً عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اسکا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب و دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا ہوتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض سے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کے لئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں خوراک دو ماشہ۔ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنے (رجسٹر) دواخانہ مرہم عیسٰی حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک سنہری موقع
رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دکان سے ۳ ستمبر سے ۸ ستمبر تک جو خطوط ڈاکخانہ میں پہنچیں گے ان کو عام رعایت ملے گی

حبوب عنبری رجسٹرڈ یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں ان کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہوچکی ہو اعصاب سرد پڑ گئے ہوں دل ٹھنڈا ہوگیا ہو سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں کمزور کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعضا یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایکبار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۴۰ گولی ۵ روپے رعایتی ۴ روپے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظ جنین اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست قے ہچکی بخار نمونیہ سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ عالم نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جو سنہ ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی للعہ

نعمت الٰہی۔ لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو اس بہتر بن ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعایتی چار روپے علاوہ محصول دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لگ کر آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی عہر رعایتی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دوا دس شیشی ۱۲ ار رعایتی ۸ ر

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب وہ کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپے رعایتی عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد کوہوں کا درد۔ متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶ ار رعایتی عہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورت منداصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ المشتہر

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد یکم ستمبر۔ سرحدی اسمبلی نے ڈاکٹر خان صاحب کو اجازت دیدی کہ موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کریں سپیکر نے عدم اعتماد کی تحریک پر بحث کرنے کیلئے ۳ ستمبر کو ۳ بجے کا وقت مقرر کیا۔ اور وزیر مالیات کو بجٹ پیش کرنے کے لئے کہا۔ ڈاکٹر خان صاحب نے بجٹ کے پیش کئے جانے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزارت کو ہاؤس کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں۔ لہذا اس وقت بجٹ پیش کرنا تضیع اوقات کے مترادف ہوگا۔ مگر سپیکر نے اس نظریہ کی تائید نہ کی۔ جس پر ڈاکٹر خان صاحب اپنے ۲۶ مؤیدین کی معیت میں ہاؤس سے باہر نکل گئے۔ اجلاس جاری رہا

شملہ ۲ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک کروڑ روپیہ کا جو قرضہ مشتہر کیا تھا۔ وہ منگل کے روز دو گھنٹوں کے اندر اندر پورا ہوگیا۔

مدراس یکم ستمبر۔ مدراس اسمبلی میں بحث و تمحیص کے بعد نمائندہ اسمبلی کے مطالبہ سے متعلق مسٹر راجگوپال آچاریہ کا پیش کردہ ریزولیوشن منظور ہوگیا۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ وزارتوں کی قبولیت سے متعلق کانگرس کے اقدام سے یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ کانگرس فیڈریشن کو بھی قبول کرے گی۔ تقریر کے خاتمہ پر کہا۔ میرا مقصد دستور اساسی کو تقویت پہنچانا ہے۔

جموں یکم ستمبر۔ جموں میں ہندو دوکانداروں کی ہڑتال کا آج دوسرا مہینہ شروع ہوگیا۔ مگر ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ لہذا حکومت کی طرف سے شہر میں منادی کردی گئی ہے کہ اگر دکانداروں نے دکانیں نہ کھولیں۔ تو ریاست کی طرف سے شہر کے مختلف حصوں میں روزمرہ کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے دکانیں کھول دی جائیں گی۔

ایبٹ آباد یکم ستمبر۔ سرحدی اسمبلی میں وزیر مالیات نے بجٹ پیش کرتے ہوئے گذشتہ دوسال کی مالی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آمدنی بڑھانے کی غرض سے صوبہ سرحد میں موٹر ٹیکس لگایا جائے گا۔ نیز تفریحی ٹیکس کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ گورنمنٹ نے سفری الاؤنس اور دیگر ہنگامی اخراجات میں کمی کردی ہے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ عراق اور برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہوگیا ہے۔ آج اس کی رسم افتتاح ادا ہوئی۔

کلکتہ یکم ستمبر۔ "امرت بازار پتریکا" نے لکھا ہے کہ گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے لئے مسٹر سبھاش بوس کا نام تجویز کیا ہے۔

شملہ یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت ملک معظم باجلاس کونسل نے مزید تین آرڈر ان کونسل مرتب کئے ہیں۔ ان میں سے ایک آرڈر ان کونسل فیڈرل کورٹ سے متعلق ہے۔ جس میں اس کورٹ کے ججوں کی تنخواہوں رخصت۔ پنشن سفر خرچ وغیرہ کا ذکر ہے۔ چیف جسٹس کی تنخواہ ۷ ہزار روپیہ اور دوسرے ججوں کی تنخواہ ۵½ ہزار روپیہ فی کس ماہوار مقرر کی گئی ہے۔

شملہ یکم ستمبر۔ لندن سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مجلس اقوام کی اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے فرائض سر آغا خان انجام دیں گے یہ اجلاس ستمبر میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں عراق کی طرف سے فلسطین کے متعلق سوال اٹھایا جائے گا۔ اور ترکی اور مصر اس کی تائید کریں گے۔

پیرس یکم ستمبر۔ ایک فرانسیسی اخبار نے چین اور روس کے معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کی خفیہ شرائط شائع کی ہیں۔ جن کی رو سے نومبر سے پہلے روس کی طرف سے چین کو حسب ذیل آلات جنگ بہم پہنچایا جائے گا۔ ۳۶۲ ہوائی جہاز ۳۰۰ ٹینک ۵۰۰۰ گھوڑے ۲۵۰۰ موٹر سائیکل ۱۵ ہزار رائفل ۱۲ ہزار بم اور ۶ کروڑ کارتوس اس کے علاوہ روس کی طرف سے چین کے لئے مسلسل طور پر روسی رضا کار اور دیگر ماہرین فن مہیا کئے جائیں گے۔

واردھا یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈیمان کے سیاسی قیدیوں نے گاندھی جی کو جو تار ارسال کیا تھا اس کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ مجھے انڈیمان کے سیاسی قیدیوں کے جواب سے خوشی محسوس ہوئی ہے دہشت انگیزی کے متعلق ان کے نظریہ میں تبدیلی کے پیش نظر ہم سب کو امید رکھنی چاہئے۔ کہ انہیں فوراً غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے گا۔

سری نگر یکم ستمبر۔ حکومت کشمیر نے ایک کمیونیکے شائع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ تمام گرفتار شدہ ہندو عورتوں کو معافی مانگ لینے پر رہا کر دیا گیا۔ جن عورتوں کے خلاف مقدمے شروع تھے۔ وہ سب واپس لے لئے گئے ہیں۔

لکھنؤ یکم ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یوپی اسمبلی نے احکام جاری کئے ہیں کہ محکمہ کے تمام چپڑاسی کھدر پہنا کریں۔ اور محکمہ کے لئے جو سامان خریدا جائے ہر امکانی طور پر سودیشی ہونا چاہئے۔

ایبٹ آباد یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان اور کانگرس پارٹی کے دیگر حامیوں نے کانگرس کے حلف نامہ پر دستخط نہیں کئے ڈاکٹر خان صاحب نے راجندر بابو اور مولانا ابوالکلام آزاد سے اہم مشورے کئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نئی وزارت میں ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک نمائندہ کو بھی لیا جائے گا۔

الجیرس ۲ ستمبر۔ سوموار کی رات کو ایک غیر معلوم آبدوز کشتی نے الجیرس سے مشرق کی جانب ۶۰ میل پر ایک روسی جہاز پر حملہ کر کے اسے غرق کر دیا

ٹوکیو ۲ ستمبر۔ جاپانی افواج نے قلعہ وو سنگ پر قبضہ کر لیا ہے نیز یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے چینی افواج کی موجودگی میں دریائے وانگ پو کو عبور کرتے ہوئے اس پر واقع ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

امرتسر یکم ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۴ روپے ۵ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۰ آنے ہے

پٹنہ یکم ستمبر۔ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ شمالی بہار میں سیلاب کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے دریائے کمل طغیانی پر ہے۔ کئی مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ دریائے گوگرا میں بھی سیلاب آگیا ہے۔

مدراس یکم ستمبر۔ آج مدراس کونسل کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا۔ سوالات کے وقت وزیر محابس نے بیان کیا۔ کہ اس صوبہ میں صرف پانچ سیاسی قیدی ہیں۔ ان کی صحت اچھی ہے۔ اور ان سے کسی قسم کی محنت نہیں لی جاتی۔

لاہور یکم ستمبر۔ وزیر اعظم ریاست منڈی نے برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گذشتہ آٹھ گھنٹے میں زبردست بارش ہوئی۔ جو آٹھ انچ تک پہنچ گئی۔ منڈی کلو سڑک کئی جگہ سے زیر آب ہوگئی ہے۔ آمد و رفت عارضی طور پر بند کردی گئی ہے

شملہ یکم ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں پھر انشورنس بل پر بحث جاری رہی۔ مختلف ارکان نے تقریریں کیں۔ اس کے بعد ایوان کل پر ملتوی ہوا۔ اب اسی بل پر بحث سوموار کو ہوگی۔ کیونکہ جمعرات اور جمعہ کو غیر سرکاری امور پر غور ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) یکم ستمبر ۱۹۳۷ء سے مقامی بکنگ اور یکم نومبر ۱۹۳۷ء سے غیر ملکی بکنگ میں درمیانہ اور سوم درجہ کے مسافروں اور ان کے اسباب اور پارسلوں اور سامان کے بکنگ کے لئے جوالامکھی مندر بھروائیں۔ گگر ہیٹے اور ناداؤں براستہ ہوشیارپور یا جوالامکھی روڈ پر آؤٹ ایجنسیاں کھولی جائیں گی۔

(۲) یکم ستمبر ۱۹۳۷ء سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے جوالامکھی مندر آؤٹ ایجنسی تک اور واپس تیسرے درجہ کے ارزاں ریل اور موٹر کے مشترکہ یکطرفہ ٹکٹ بھی جاری کئے جائیں گے۔

لاہور۔ (۱) براستہ کانگڑہ اور جوالامکھی روڈ۔ (۲) براستہ جوالامکھی روڈ۔
امرتسر۔ (۱) براستہ کانگڑہ اور جوالامکھی روڈ۔ یا (۲) براستہ جوالامکھی روڈ۔ یا (۳) براستہ ہوشیارپور
جالندھر شہر۔ براستہ جوالامکھی روڈ

(۳) یکم ستمبر ۱۹۳۷ء سے تیسرے درجہ کے ارزاں ریل اور موٹر کے مشترکہ سرکلر ٹکٹ (جو یوم اجراء کی نصف شب سے لیکر پندرہ دن کے اندر واپسی سفر کی تکمیل کے لئے کارآمد ہونگے) ہوشیارپور۔ جوالامکھی روڈ اور کانگڑہ کے راستہ سفروں کیلئے بھی (جو سٹیشن اجراء سے شروع ہو کر اسی سٹیشن پر ختم ہونگے) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۲۲ اہم سٹیشنوں مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ انبالہ شہر میرٹھ شہر وغیرہ وغیرہ سے جاری کئے جائیں گے۔ ان سرکلر ٹکٹوں کے حامل اشخاص کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ بیرونی سفر پر ان سٹیشنوں سے کانگڑہ جوالامکھی روڈ۔ جوالامکھی مندر۔ چنت پورنی۔ ہوشیارپور کو اور پھر براستہ جالندھر اپنے اصلی سٹیشنوں کو یا اس کی برعکس جانب کو اسی طرح سفر کرنیکی اجازت ہوگی۔ ان ٹکٹوں کے ساتھ مسافران کے مقررہ عرصہ کے اندر اندر کانگڑہ۔ جوالامکھی روڈ جوالامکھی مندر چنت پورنی اور ہوشیارپور پر جتنا عرصہ تک چاہیں ٹھہر سکیں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے

چیف کمرشل منیجر لاہور سے درخواست کریں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی